اسلامی زندگی :(۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

عبدالرحیم روزی

اللہ احکم الحاکمین نے تاریخ انسانیت کے جس زرین دور کو اپنے افضل ترین پیغامبر ﷺ کی بعثت اور مکمل ترین پسندیدہ دین کی ترویج کے لئے منتخب فرمانے کا شرف بخشا، اس دور کے منفی پہلو کو اجاگر کرتے کرتے اکثر مؤرخین کو مثبت پہلو کی طرف مراجعت فرمانے کی حاجت محسوس ہی نہیں ہوتی۔

انسان کسی بھی دین وملت کا پیروکار ہو، اس کا یہ جذبہ نہایت قابل قدر ہے کہ (بفرض محال ہی سہی) اگر "حق" مجھے کسی اور کے پاس ملے تو وہی میری متاع عزیز ہے، مجھے اس کی قبولیت سے دنیا کی کوئی بھی طاقت روک نہیں سکتی۔ جستجوئے حق کا یہی مخلصانہ جذبہ اس عہد زرین کے سعادت مندوں کا طرہ امتیاز تھا۔ متعصب باطل پرست کمر ہمت کس کر میدان جفا میں اتر آئے۔ ان میں بڑے بڑے سردار، سرمایہ دار، پہلوان، زبردست اور خودمختار لوگوں کی بڑی تعداد تھی۔ اس کے مقابلے میں اگر چہ ان کے ہم پلہ رئیس اور مالدار بھی تھے، لیکن ان کی اکثریت غریب، کمزور اور زیردست افراد پر مشتمل تھی۔ زبردست لوگ جفا کاری میں کسی سے کم نہ تھے، لیکن زیردستوں کی وفاشعاری کو بدلوانے سے بے بس رہے۔ کفار ان غریبوں کی استقامت پر انگشت بدنداں رہ گئے۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی کٹی ہے بر سر میداں مگر جھکی تو نہیں

اہل ایمان اللہ پاک کی توفیق سے رسول اللہ ﷺ کے دست وبازو بن گئے۔ اس مضبوط ومنظم جماعت نے دن بدن ترقی کی۔ بستان اسلام کے یہ ننھے ننھے پودے پروان چڑھ کر تناور درخت بن گئے۔ جن کے برگ وبار سے زمین امن وامان کا گہوارہ بن گئی اور ان کی خوشبو سے کرہ ارض مہکنے لگا۔ جنہیں دیکھ کر آج تک تمام فرزندان توحید سوئے حرم راہ پاتے ہیں اور ان میں سے ایک ایک کی ناموس پر کٹ مرنے کو سعادت سمجھتے ہیں، اور انہی کو دیکھ کر پرستاران طاغوت جلتے بھنتے ہیں۔ اس طرح اللہ پاک کی وہ پیشگوئی بابانگ دہل اپنی حقانیت کا اعلان کر رہی ہے، جو بعثت نبوی سے سینکڑوں سال قبل حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل فرمائی گئی تھی اور قرآن عظیم نے اسے محفوظ رکھا ہے: ﴿ ومثلهم في الانجيل كزرع أخرج شطأه فأزره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار ﴾ (الفتح: ۲۹)

فاضل قلمکار نے اپنی تمہید میں ان حقائق کا ذکر کرنے والے ملحدین کے ایجابی اور امت میں سے ان پر انگشت نمائی کرنے والے بدبختوں کے سلبی پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے، جو امت مسلمہ کی حقیر ترین اقلیت پر مشتمل ہے۔ (عبدالوہاب خان)

تمہید:

اسلام بھی ایک عجیب سا دین وملت ہے کہ اپنوں کے طعن وتشنیع اور غیروں کی تعریف وثنا کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ ویسے تو عموماً ایسا ہوا کرتا ہے کہ کسی مذہب کے بانی مبانی کی شہرت اور اسے دیو مالائی شخصیت کے طور پر ظاہر کرنے میں اس کے عقیدت مندوں کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ لیکن صحابہ کرام ﷺ روئے زمین کا ایک ایسا مظلوم طبقہ ہے، جو اسلام کے نوخیز دور میں رونگٹے کھڑے کردینے والی صورتحال سے دوچار ہوئے، پھر اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لئے جان ومال سے ہاتھ دھونا پڑا، پھر اس حسن کارکردگی کا پھل کھانے کا موقع پائے بغیر آخرت کو سدھار گئے۔ اس کے بعد امت کی طرف سے تعریف وثنا کا ایک آدھ لفظ بھی سننے کو نہیں ملا۔ إلا ما شاء الله۔ بلکہ الٹے ان پاکیزہ نفوس کے کارناموں کو مشکوک نظروں سے دیکھا جانے لگا۔

یہ مضمون اسی عدیم النظیر طبقے کے صحیح مقام کو اجاگر کرنے، ان کی بے لوث خدمات کو منظر عام پر لانے اور ان کے دفاع کے لیے صفحہ قرطاس کے حوالے کیا جارہا ہے، تاکہ اس بے بضاعت کو بھی ہادیٔ عالم ﷺ کی زبانِ رسالت سے جاری شدہ فرمان (المرء مع من أحب) کی عظیم خوشخبری حاصل ہوسکے۔ آمین

لفظ ''صحابہ'' کا مفہوم ومقصود:

لغوی تعریف: لفظ صحابي: صحابة، أصحاب اور صُحب کا مفرد ہے، جس کا معنی ہے: ساتھی، دوست اور ایک ساتھ زندگی گزارنے والا۔ (النهاية في غريب الحديث والأثر)

اصطلاحی تعریف: امام احمد بن حنبلؒ اور علامہ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک الصحابی :(هو من لقي النبي ﷺ مؤمنا به، ومات على الإسلام، ولو تخللت ردة)(نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر: ۹۹، الإصابة في تمييز الصحابة ۱/۴) ''صحابي وہ ہے جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی موت آئی ہو، اگرچہ درمیان میں ارتداد کا فاصلہ کیوں نہ ہو۔''

امام بخاریؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ودیگر بعض علماء کے نزدیک ہر وہ مسلمان صحابی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو یا ساتھ رہا ہو۔ امام موصوفؒ نے اپنی صحیح میں یوں باب باندھا ہے: (باب فضائل أصحاب النبي ﷺ ومن صحب النبي ﷺ أو رآه من المسلمين فهو من أصحابه)

حدثنا علی بن المدینی ---سمعت جابر بن عبداللہ یقول حدثنا ابو سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ (**یأتی علی الناس زمان فیغزو فئا م من الناس فیقال هل فیکم من صاحب رسول اللہ ﷺ**)

شیخ الاسلامؒ کہتے ہیں: یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی وہی ہے جس نے بحالت ایمان آپ کا دیدار کیا ہو، اگر چہ اس کی مدت صحبت کم ہی کیوں نہ ہو۔ (مجموع فتاوی ۲۰/۲۹۸)

لفظ ''صحبت'' اسم جنس ہے، ہر اس شخص پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جس نے نبی ﷺ کے ساتھ کم وبیش زندگی گزاری ہو، لیکن ان میں سے ہر ایک کے لیے صحبت و رفاقت کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا اس نے آپ ﷺ کے ساتھ گزارا۔ جس نے ایک سال یا ایک ماہ یا ایک روز یا ایک ساعت گزارا، یا بحالتِ ایمان آپ ﷺ کو دیکھا، اس کے لیے اسی قدر صحبت کا حصہ ہے۔ (مجموع الفتاوی ٤/٤٦٥)

مقام صحابہ رضوان اللہ علیھم أجمعین

صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے چنیدہ ہیں:

ارشاد الٰہی ہے:

1۔ ﴿**والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنٰت تجری من تحتها الانهٰر خٰلدین فیها ابدا ذٰلک الفوز العظیم** ۞﴾ (التوبۃ: ۱۰۰)

''اور مہاجرین وانصار میں سے ابتدا میں پہل کرنے والے نیک بختوں اور بھلائی کے ساتھ ان کے نقش قدم پر گامزن رہنے والے خوش نصیبوں پر اللہ پاک راضی ہوا اور وہ بھی اللہ پر راضی ہوئے اور ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں وہ ان نعمتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، دراصل یہی بڑی کامیابی ہے''۔

2۔ ﴿**لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ واللہ بما تعملون خبیر** ۞﴾ (الحدید: ۱۰) ''تم میں سے جنہوں نے فتح (مکہ) سے قبل (فی سبیل اللہ) مال خرچ کیے اور جنگیں لڑیں وہ فضیلت میں ہم پلہ نہیں، یہ لوگ ان لوگوں سے کہیں برتر درجہ والے ہیں جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا

اور قتال کیا۔اور اللہ تعالیٰ نے تمام سے بھلا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ پاک تمہارے اعمال سے آگاہ ہے"۔

3۔ (عن ابن مسعود عن النبی ﷺ قال : خیر الناس قرنی ، ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجئ أقوام تسبق شهادةُ أحدهم یمینَه ، ویمینُه شهادتَه) (اللؤلؤ والمرجان ح:١٦٤٦) "لوگوں میں سے بہترین دور میرے دور کے لوگ ہیں، پھر ان کے بعد والے، پھر ان کے بعد والے، پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کے قسم پر اور قسم گواہی پر سبقت لے جائے گی۔

4۔ (عن عویم بن ساعدة قال قال رسول الله ﷺ : إن الله اختارنی واختار لی أصحابی فجعل لی منهم وزراء وأختانا وأصهارا ، فمن سبهم فعلیه لعنة الله والملائکة والناس أجمعین ولا یقبل الله منه یوم القیامة صرفا ولا عدلا) (تفسیر القرطبی) "اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لیے میرے ساتھیوں کا انتخاب کیا، پھر ان میں سے میرے لیے وزراء ومشیران اور داماد وسسرال بنائے۔جو کوئی ان کو گالی دے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کوئی توبہ (یا نفل عبادت)، فدیہ (یا فرض عبادت) قبول نہیں فرمائے گا۔

علامہ طبرسی ائمہ اہلبیت سے نقل کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: ﴿کنتم خیر أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتؤمنون بالله﴾ (آل عمران:١١٠) اس آیت میں صحابہ کرام سے خطاب کیا گیا۔(احتجاج طبرسی : ٢٠٢) یعنی "بہترین امت" یا "امت میں سے بہترین" مراد صحابہ کرام ؓ ہیں۔

5۔ (عن أبی عبدالله جعفر الصادق عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول الله ﷺ "إنما مثل أصحابی فیکم کمثل النجوم بأیها أخذتم اهتدیتم") (رواه الصدوق فی معانی الاخبار) "تمہارے درمیان میرے اصحاب کی مثال تاروں کی سی ہے، جس کی بھی اتباع کرو گے، صحیح راستہ پاؤ گے۔"

6۔ امام زین العابدین کی دعا: (اللهم وأصحاب محمد ﷺ خاصة الذین آمنوا: الصحابة والذین أبلوا البلاء الحسن فی نصره، اللهم وأوصل إلی التابعین لهم بإحسان الذین یقولون : ﴿ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان﴾ خیر جزائك الذین قصدوا سمتهم وتحروا وجهتهم ومضوا علی مشاکلتهم ولا یتهمونهم فیما أدوا إلیهم) (صحیفه کامله)